REGD NO. L.5254
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

روزنامہ
الفضل
لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم ۔ چہار شنبہ

فی پرچہ ۱؎

۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۲ ھجری

جلد ۴۲ | ۴ تبلیغ ۱۳۳۲ ھش | ۴ فروری سنہ ۱۹۵۳ | نمبر ۲۹ (30)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ۔ یکم فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں میں درد ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

لاہور ۳ ؍ فروری ۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا ۔ کمزوری بے حد ہے ۔ غذا اندر جانی بالکل بند ہوگئی ہے ۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں ۔

یورپ کے تباہ کن سیلاب سے انگلستان اور ہالینڈ میں ۲ ہزار سے زیادہ نفوس ہلاک ہو چکے ہیں

سینکڑوں اشخاص لاپتہ ہیں ہزاروں بے خانماں ہو گئے ہیں ۔ لاکھوں ایکڑ زمین زیر آب ہے

کروڑوں روپے کی مالیت کا نقصان

لندن ۳ ؍ فروری ۔ مغربی یورپ کے تباہ کن سیلاب میں مرنے والوں کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے ۔ ہالینڈ میں نو سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں ۔ کہا جاتا ہے ۔ کہ ایک گاؤں میں دو سو آدمی ڈوب کر مر گئے ۔ انگلستان میں آج صبح تک ہلاک شدگان کی تعداد ساڑھے چار سو سے اوپر پہنچ چکی تھی ۔ بعد کی خبروں سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ ہالینڈ اور انگلستان میں دو ہزار سے زیادہ اشخاص لقمۂ اجل ہو چکے ہیں ۔ گو بعض جگہوں پر پانی اتر گیا ہے ۔ لیکن دوسرے علاقے نازک صورت حال سے دوچار ہیں ۔ انگلستان میں ساحلی علاقوں کے پشتے ٹوٹنے کا خطرہ ابھی تک موجود ہے ۔ ہیگ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ سیلاب اور طوفان سے جو نقصان ہوا ہے ۔ اس کی صحیح تفصیل ایک ہفتے سے پہلے معلوم نہیں ہو سکتی ۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ نقصان کا جتنا اندازہ لگایا گیا ہے ۔ اصل نقصان اس سے کئی گنا بڑھ کر ہے ۔

انگلستان میں سینکڑوں آدمی لاپتہ ہیں ۳۵ ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں ۔ اڑھائی لاکھ ایکڑ زمین پر پانی کھڑا ہوا ہے ۔ اور کروڑوں روپے کی مالیت کا نقصان ہو چکا ہے ۔ انگلستان میں طوفان کے ساتھ ساتھ شدید برف باری بھی ہو رہی ہے ۔ جس سے درجۂ حرارت نقطۂ انجماد کے قریب پہونچ گیا ۔ اس وجہ سے مشرقی ساحل کے مصیبت زدہ لوگوں کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو گیا ہے ۔

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے دار العوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس آفت کو قومی سانحہ تصور کیا جانا چاہیئے ۔ ملک کے وزیر داخلہ کو وزیر امداد مقرر کر دیا گیا ہے ۔

بحر اوقیانوس میں سویڈن کا ایک جہاز ڈوب گیا ہے ۔ اس جہاز کا وزن ۱۳۰۰ ٹن تھا ۔ نیو فاؤنڈلینڈ کے مشرقی ساحل کے قریب ایک ہوائی جہاز گم ہو گیا ہے ۔ اس میں ۵۳ مسافر سوار تھے ۔

آج برطانیہ کے ساحل کے قریب بھک سے اڑنے والا مادہ تیرتا ہوا پایا گیا ۔ یہ مادہ جن ڈبوں میں تھا ۔ ان میں پانی بھر گیا تھا ۔

چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان پٹرول کی دریافت

لالپور یکم فروری ۔ چنیوٹ اور ربوہ کے مابین سرگودھا کو جاتے ہوئے دریائے چناب کے دوسرے پل کے قریب ایک کنوئیں میں خوفناک اور ڈراؤنی آوازیں پیدا ہو رہی ہیں ۔ ان خوفناک آوازوں کے ساتھ کنوئیں میں بدبودار پانی کے فوارے بھی چھوٹ رہے ہیں ۔ اس پانی کو اگر دیا سلائی دکھائی جائے تو فوراً آگ بھڑک اٹھتی ہے ۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ اور نوید اہل)

پچھلے تین ہفتوں میں پنجاب میں گیہوں کا بھاؤ چھ سے آٹھ روپے من تک گر گیا

لاہور ۳ ؍ فروری ۔ پنجاب میں پچھلے تین ہفتوں سے گندم کا بھاؤ بہت حد تک گر گیا ہے ۔ کھلی منڈی میں اور خاص طور سے ملتان ، سرگودھا اور لائلپور میں گیہوں کی قیمت چھ روپے سے آٹھ روپے من تک کم ہو گئی ہے ۔ اس طرح ۲۸ روپے سے لے کر ۳۰ روپے من تک کے مقابلہ میں اب گیہوں کا بھاؤ ۲۲ روپے سے ۲۴ روپے من تک ہو گیا ہے ۔ بھاؤ میں اس کمی کی وجہ ایک تو پچھلی بارش ہے ۔ اور دوسرے یہ کہ حکومت نے اپنے ذخیروں کو کافی حد تک باہر نکال دیا ہے ۔ لاہور میں گیہوں کی آئندہ فصل کے بارے میں پالیسی تیار کرنے کے لئے اعلیٰ حکام غور کر رہے ہیں ۔ خیال ہے کہ یہاں لیوی سسٹم جاری کر دیا جائے گا ۔ جس کے تحت زمینداروں پر یہ پابندی لگائی جائے گی کہ وہ اپنی فصل کا ایک مقررہ حصہ حکومت کے ہاتھ فروخت کریں ۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کی گیہوں خریدنے کی اجارہ داری بھی برقرار رہے گی ۔

چین کو آزاد کرانے کے لئے چیانگ کائی شیک کی دوسرے ممالک سے درخواست

تائیفہ ۳ ؍ فروری ۔ نیشنلسٹ چین کے صدر جنرلسمو چیانگ کائی شیک نے کہا ہے کہ نیشنلسٹ چین بعض ممالک سے درخواست کرے گا ۔ کہ وہ سرزمین چین کو آزاد کرانے کے لئے میدانی فوجیں بھیجیں ۔ صدر آئزن ہاور نے فارموسا کے سمندر سے ساتواں بحری بیڑہ واپس بلا لینے کا جو اعلان کیا ہے ۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے یہ اعلان کیا ۔ آپ نے کہا کہ صدر آئزن ہاور کا یہ حکم انصاف پر مبنی ہے ۔ اور فوجی اور اخلاقی لحاظ سے معقول ہے ۔ کہ آئندہ امریکی بیڑہ کمیونسٹ چین کی حفاظت نہیں [illegible] گا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

” ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں ۔ کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے ۔ پس وہ موسےٰ بھی ہے اور عیسےٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی ۔ اور یوسف بھی اور یعقوب بھی ۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے فبھداھم اقتدہ ۔ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کرلے ۔ جو ہر ایک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا ۔ پس اس سے ثابت ہے ۔ کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں “ ۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۳)

جاپان میں شدید زلزلے

ٹوکیو ۳ ؍ فروری ۔ آج جاپان میں شدید زلزلے آئے ۔ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ۔ خیال ہے کہ پچھلے کئی برسوں سے اس نوعیت کے شدید زلزلے نہیں آئے ۔

پاکستان اور انڈونیشیا کی تجارتی بات چیت

کراچی ۳ ؍ فروری ۔ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے کرنے کے بارے میں پاکستان کے نمائندوں اور انڈونیشیا کے وفد کے درمیان ابتدائی بات چیت شروع ہوئی ۔

مسٹر کھوڑو کو سزا ملنے سے صوبائی مسلم لیگ قصوروار نہیں ٹھہرائی جا سکتی

پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری کا بیان

کراچی ۳ ؍ فروری ۔ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری چوہدری صلاح الدین نے بعض حلقوں کے اس مطالبہ کا ذکر کیا ہے کہ سندھ مسلم لیگ توڑ دی جائے ۔ آپ نے کہا کہ مرکزی مجلس عاملہ بعض خاص وجوہ کی بناء پر صوبائی مسلم لیگ کو توڑ سکتی ہے ۔ لیکن سندھ مسلم لیگ کے صدر مسٹر کھوڑو کو پروڈا کے تحت سزا ملنے سے صوبائی مسلم لیگ قصوروار نہیں ٹھہرائی جا سکتی ۔

آئزن ہاور کے فیصلے کا خیر مقدم

واشنگٹن ۳ ؍ فروری ۔ جنرل آئزن ہاور نے چین کے سمندروں سے ساتواں بیڑہ واپس بلانے کا جو فیصلہ کیا ہے ۔ ری پبلکن حلقوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے ۔

حیدر آباد کے وزراء کے استعفے

حیدر آباد دکن ۳ ؍ فروری ۔ ریاست حیدر آباد کے تیرہ وزراء میں سے بارہ وزراء نے اپنے استعفے وزیر اعلیٰ کو پیش کر دیئے ہیں ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد پہلی بیعتِ خلافت کہاں ہوئی؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

کچھ عرصہ ہوا تھا۔ یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلی بیعتِ خلافت کہاں ہوئی تھی۔ حضور کی نماز جنازہ کے متعلق تو سب دوستوں کو اتفاق تھا اور ہے کہ وہ اخویم محترم مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم والے باغ میں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ کے ساتھ جانب شمال متصل طور پر واقع ہے) ہوئی تھی۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر پہلی بیعت کی جگہ کے متعلق دوستوں میں اختلاف تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اور بدقسمتی سے اس معاملہ میں اخبار الحکم اور اخبار بدر میں بھی کوئی اندراج نہیں مل سکا۔ بلکہ صرف اس قدر اندراج ملا ہے کہ "یہ بیعت باغ میں ہوئی" مگر یہ کہ یہ باغ کونسا باغ تھا۔ شہر کی طرف والا باغ مملوکہ مرزا سلطان احمد صاحب یا کہ بہشتی مقبرہ کی جانب والا باغ مملوکہ حضرت مسیح موعودؑ اس کے متعلق دونو اخبار خاموش ہیں۔ ان حالات میں سنے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی ہدایت کے ماتحت الفضل میں اعلان کرا کے دوستوں کی شہادت طلب کی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ اس اعلان کے نتیجہ میں بھی کوئی ایسی روشنی حاصل نہیں ہو سکی۔ جو کسی قطعی نتیجہ پر پہنچانے والی ہو اور روایتوں کا اختلاف بدستور قائم رہا۔ جس سے ہمیں ضمناً یہ فائدہ ضرور حاصل ہوا کہ روایتی علم بہر صورت ایک ظنی علم ہے۔ جس پر بصورت اختلاف کسی قطعی فیصلہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

اخباری اعلان اور اس سے قبل دوستوں کے خطوط کے نتیجہ میں جو شہادتیں پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

وہ اصحاب جن کی رائے میں پہلی بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام والے باغ میں ہوئی

(۱) محترمی مفتی محمد صادق صاحب ربوہ (مگر پوری طرح یاد نہیں)
(۲) محترمی مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ربوہ
(۳) محترمی میاں محمد اسمٰعیل صاحب معتبر اڈیٹر ربوہ
(۴) محترمی ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت ربوہ
(۵) محترمی مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا ربوہ
(۶) محترمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ربوہ
(۷) محترمی ملک عزیز احمد صاحب مالیر کینٹ کراچی
(۸) محترمی میاں جان محمدؐ صاحب پنشنر پوستین ربوہ
(۹) محترمی شیخ محمدؐ صاحب پنشنر پوستین ربوہ
(۱۰) محترمی شیخ محمدؐ صاحب اسسٹنٹ خزانچی ربوہ
(۱۱) محترمی منشی کظیم الرحمٰن صاحب دفتر امور عامہ ربوہ
(۱۲) محترمی شیخ محمد حسین صاحب چمڑا منڈی لاہور
(۱۳) خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

وہ اصحاب جن کی رائے میں پہلی بیعت اخویم مرزا سلطان احمد صاحب والے باغ میں ہوئی

(۱) محترمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حیدر آباد دکن
(۲) محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی قادیان
(۳) محترمی قاضی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ
(۴) محترمی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور
(۵) محترمی سید ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ
(۶) محترمی چوہدری برکت علی صاحب وکیل المال ربوہ
(۷) محترمی سید محبوب عالم صاحب اڈیٹر ربوہ
(۸) محترمی نصیر الحق صاحب المعروف حاجی راولپنڈی
(۹) محترمی حکیم دین محمدؐ صاحب پنشنر ربوہ
(۱۰) محترمی مرزا مہتاب بیگ صاحب سیالکوٹ
(۱۱) محترمی منشی محمد ابراہیم صاحب بھاٹی لاہور
(۱۲) محترمی میاں صدر الدین صاحب درویش قادیان
(۱۳) محترمی ڈاکٹر عطر دین صاحب درویش قادیان

ان شہادتوں کے وصول ہونے سے قبل جب میں نے یہ معاملہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ تو حضور نے یہ فرمایا تھا کہ "مجھے اچھی طرح یاد نہیں" لیکن دوبارہ پیش ہونے پر فرمایا کہ:-

"مجھے جہاں تک یاد ہے بیعت ایک ایسی جگہ ہوئی تھی جہاں درخت کے گرد کچھ کھلی جگہ تھی۔ اور یہ جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مملوکہ باغ میں ہے۔ اس لئے میرے علم میں بیعت وہاں ہوئی ہے۔

"

سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے غالب خیال کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر پہلی بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام والے باغ میں ہوئی تھی۔ جو مخلوط باغ کے جنوبی حصہ میں مقبرہ بہشتی کے ساتھ متصل طور پر واقع ہے۔

لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی معاملہ ہے اور عقائد سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی حتمی صورت میں اپنی رائے ظاہر نہیں فرمائی۔ اس لئے اگر اس کے خلاف کوئی قطعی ثبوت میسر آ جائے تو یقیناً اس پر غور ہو سکے گا۔ گو جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں میری ذاتی رائے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خیال کی تائید میں ہے۔

یہ بات بھی قابل نوٹ ہے کہ محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور محترمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنی رائے بڑی پختگی اور قطعیت کے ساتھ ظاہر فرمائی ہے۔ اور یہ دونو بزرگ پرانے بزرگوں میں سے ہیں۔ جنہیں خاص مقام حاصل ہے۔ لیکن یاد کا معاملہ ایسا ہے کہ ہر شخص کو غلطی لگ سکتی ہے۔ اس لئے بعید نہیں کہ یا تو انہیں مغالطہ ہو گیا ہو اور یا ان کے خلاف رائے رکھنے والوں کو (جن میں یہ خاکسار بھی شامل ہے) غلطی لگ گئی ہو۔ اسلئے اس اختلاف کے متعلق کسی فریق کو اپنی رائے پر اتنا اصرار نہیں ہونا چاہیے جو ایک قطعی اور ثابت شدہ حقیقت کے معاملہ میں ہوتا ہے۔

مگر مجھے اس معاملہ میں محترمی میاں محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کی رائے بہت پسند آئی ہے۔ جو بیان کرتے ہیں کہ دراصل پہلی بیعت وا لے دن کئی دفعہ بیعت ہوئی تھی۔ اور یہ صورت عقلاً بھی قرین قیاس ہے۔ کیونکہ کچھ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے غیر معمولی صدمہ کی وجہ سے اور کچھ انتظامات کی مصروفیت کی وجہ سے کئی لوگ ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ اور بعض دوست مختلف قسم کے انتظامات میں مصروف تھے۔ اسلئے یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ جو دوست پہلی بیعت میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ ان میں سے بعض نے اسی دن دوسری بیعت کی خواہش کی ہوگی۔ اور بعض نے اس کے بعد غالباً تیسری بیعت کے لئے درخواست کی ہوگی۔ اور اس طرح یہ سب بیعتیں ایک ہی دن آگے پیچھے ہوئی ہونگی۔ اور غالباً یہی ہوا چنانچہ اسی کی تائید میں میاں محمد اسمٰعیل صاحب معتبر نے اخبار بدر کا ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ جس میں اس قسم کے الفاظ آتے ہیں۔ کہ "اس دن باغ میں دن بھر بیعت ہوتی رہی"۔ اس کے علاوہ وہ اپنا یہ مشاہدہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جب پہلی بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام والے باغ میں ہو چکی تو میں نے نماز جنازہ کے بعد دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مرزا سلطان احمد صاحب والے باغ میں بھی بیعت لے رہے تھے۔ لیکن چونکہ میں اس سے پہلے حضرت مسیح موعود والے باغ میں بیعت کر چکا تھا۔ اسلئے میں وہاں ٹھہرا نہیں بلکہ آگے شہر کی طرف چلا گیا۔ میرے خیال میں اخبار بدر کا یہ حوالہ اور معتبر صاحب کی یہ روایت اس اختلاف کے حل کرنے میں بہت اچھی مدد دیتے ہیں۔ اور ہر دو فریق کی رائے اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مشاہدات کے مطابق درست قرار پاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خاکسار
(مرزا بشیر احمد) ربوہ
۵۳-۱-۲۹

صنعتی و تکنیکی تعلیم

مقام مسرت ہے۔ کہ ہمارا ملک ترقی یافتہ ملکوں کی پیروی میں صنعت و حرفت کی طرف روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے جو سہولتیں اس وقت تک مہیا ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا قوم و ملک کی ترقی کی طرف قدم بڑھانا ہے۔ ابتدائی درسگاہیں صوبہ پنجاب کے کئی شہروں میں انڈسٹریل اور ٹیکنیکل سکولوں کی شکل میں موجود ہیں۔ مثلاً ڈیرہ غازیخاں، گوجرانوالہ، گجرات، جھنگ مگھیانہ، جہلم، قصور، لائلپور، منٹگمری، ملتان، مظفر گڑھ، راولپنڈی، سرگودہا، سیالکوٹ اور لاہور۔

ان میں سے اکثر میں تو لکڑی کا کام ہوتا ہے۔ لیکن بعض میں اس کے علاوہ دھات یا چمڑے وغیرہ کا کام بھی ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ میں اوزار جھنگ میں تانبے۔ جہلم میں فولڈنگ فرنیچر، لائلپور میں زرعی اوزار، ملتان میں ریشم اور قالین، مظفر گڑھ میں اون اور دباغی، راولپنڈی میں سلائی اور ٹوکری سازی اور سیالکوٹ میں مشین سازی کے کام وہاں کے صنعتی سکولوں کی خصوصیات ہیں۔

سب سے اہم کریک انسٹی ٹیوٹ لاہور ہے۔ جس میں لکڑی و دھات کے علاوہ بجلی کا کام، چھاپے کا کام بوائلر انجینئرنگ اور ریڈیو مکینک کے کام بھی سکھائے جاتے ہیں۔

ایمرسن انسٹی ٹیوٹ لاہور اندھوں کی تعلیم کے لئے مخصوص ہے۔ جس میں انہیں بید کا کام، منج کا کام کپڑا بننا اور کاتنا سکھلایا جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۴ فروری سنہ ۵۳ء

ہم اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں

جب سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احیائے اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کھڑی کی ہے۔ اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے اس کی شدید مخالفت کی گئی ہے۔ اور یہ الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ جب ہر طرف باطل ہی باطل چھا جاتا ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ ایسی جماعتیں کھڑی کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں حق کا راستہ نکالنا کوئی کھیل نہیں ہوتا۔ ایک خالی زمین کو قابل زراعت بنانا اتنا مشکل نہیں۔ جتنا ایسی زمین کو جس میں جھاڑیاں۔ گھاس پھوس اور طرح طرح کی روئیدگی پٹی ہو۔ خالی زمین میں تو ہل چلا دیا۔ بیج ڈال کر سوہاگہ پھیر دیا۔ اور وقت پر پانی دیا۔ تو شروع ہی میں بہت سی کامیابی ہو جاتی ہے۔ لیکن جس زمین میں جھاڑیوں کی جڑیں دور تک پھیلی ہوں۔ اس کو نکالنا کارے دارد کا معاملہ ہوتا ہے۔

الٰہی جماعت کے سپرد جو زمین کی جاتی ہے۔ وہی ہوتی ہے۔ جس میں باطل کی جڑیں دور تک گڑی ہوتی ہیں۔ اس لئے سخت مزاحمت لازمی ہوتی ہے۔ جس میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم پر لانا ہوتا ہے۔ وہ طرح طرح کی ذہنی اور روحانی مزمن بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو اپنی بنیادیں راسخ کر چکی ہوتی ہیں۔ اگر ایک اینٹ کو چھیڑا جائے۔ تو باطل کی تمام عمارت اوپر آپڑتی ہے۔ یہ درست ہے کہ آخر میں حق ہی کامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر حق نے کامیاب نہیں ہونا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کھڑی ہی کیوں کرے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حق یونہی کامیاب ہو جاتا ہے۔ حق تو حق ہے۔ وہ ہر وقت حق ہے۔ مگر انسانوں میں حق کو قائم کرنے کے لئے انسانوں ہی کو ذریعہ بنانا ضروری ہے۔

اپنی اپنی جگہ ہر انسان حق کا راستہ پا جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مگر ہر انسان اس صلاحیت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو وہ اپنا اجر پا سکتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایک ایسی جماعت کھڑی کرتا ہے۔ جس کے اکثر افراد کی اس صلاحیت کو وہ خود اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ ابھارتا ہے اور پھر ان کو دوسروں کی اس صلاحیت کو ابھارنے پر مقرر کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چونکہ کام دُہرا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ان کو اجر بھی دُہرا ملتا ہے۔ اور دُہرا اجر اسی وقت ملتا ہے۔ جب دُہری محنت کی جائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں جو کل کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ جماعت کو مخاطب کرکے اس حقیقت کو نہایت پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اور جو جماعت کے ہر فرد کو ہر وقت پیش رکھنے چاہئیں فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ اس وقت اشاعت دین کا کام تم ہی کر رہے ہو۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں کر رہا۔ دنیا میں صرف تم ہی ایک جماعت ہو۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہو۔ تمہیں شکوہ ہوگا۔ کہ تم ہی وہ لوگ ہو۔ جنہیں خارج از اسلام کہا جاتا ہے۔ تمہیں وہ لوگ ہو۔ جن کے خلاف مولوی اکٹھے ہو کر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ لیکن یہ شکوہ کی بات نہیں۔ اس سے تو تمہارے کام کی عظمت اور شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایک شخص دین کی اس لئے خدمت کرتا ہے۔ کہ اسے اس کا بدلہ ملے گا۔ ایک شخص دین کی خدمت کرتا ہے اور اسے اس کا بدلہ نہیں ملتا۔ اور ایک شخص دین کی خدمت کرتا ہے۔ اور اسے نہ صرف اس کا بدلہ نہیں ملتا۔ بلکہ الٹا اسے جھاڑیں پڑتی ہیں۔ اسے برا بھلا کہا جاتا ہے۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ تم دیکھ لو۔ ان تینوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ آیا اس شخص کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ جو دین کی خدمت کرتا ہے۔ اور اسے اس کا معاوضہ ملتا ہے۔ یا اس شخص کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ جو دین کی خدمت کرتا ہے۔ اور اسے اس کا معاوضہ نہیں ملتا۔ یا اس شخص کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ جو دین کی خدمت کرتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ اسے اس کا بدلہ ہی نہیں ملتا۔ بلکہ الٹا اسے جھاڑیں پڑتی ہیں اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ صاف بات ہے۔ کہ جو شخص ان حالات میں خدمت دین کرتا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ اسے اس خدمت کا معاوضہ نہیں ملتا۔ بلکہ الٹا اسے جھاڑیں پڑتی ہیں۔ اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس درجۂ ایمان اس شخص سے بلند ہے۔ جو خدمت دین کرتا ہے۔ اور اسے اس کا معاوضہ ملتا ہے۔ یا خدمت کرتا ہے اور اسے اس کا معاوضہ نہیں ملتا۔ لیکن جھاڑیں بھی نہیں پڑتیں۔ درحقیقت محبت کامل کا معیار ہی یہی ہوتا ہے۔"

چاہیئے کہ احباب اس خطبہ کو خاصکر اس کے اس حصہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے دل پر نقش کریں۔ ان الفاظ کے آئینہ میں ان کو اپنے وجود کے اصل مقصد کی صورت جھلکتی ہوئی نظر آئے گی۔ اور ان کو یاد آئے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کیوں کھڑا کیا ہے۔ اور آپ خود اس جماعت میں کیوں داخل ہوئے ہیں۔

کیا آپ کو یاد آیا ہے کہ آپ جب پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ تو کیوں ہوئے تھے۔ کیا جذبہ لیکر آئے تھے۔ آپ کو یاد ہے۔ آپ ان عظیم لمحوں کو بھول نہیں سکتے۔ آپ سرور کائنات سردار دو عالم خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جماعت کا نمونہ از سر نو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ ایک بندۂ حق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صدیق رضؓ و فاروق رضؓ۔ بلال رضؓ و ابوذر رضؓ صہیب رضؓ و یاسر رضؓ کا نمونہ پیش کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ نے کہا تھا۔ کہ ہم سب کچھ برداشت کریں گے۔ مگر حق کا جھنڈا بلند کرکے چھوڑیں گے۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کر رہیں گے۔ آپ اس عہد کو بھول نہیں سکتے۔ اگر بھول گئے ہوتے تو آپ آج جماعت میں نہ ہوتے۔

اسی لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ آپ سے خطاب فرما رہے ہیں کہ

تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے فرائض کو ادا کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں اور برکتیں تمہیں ملنی ہیں۔ تم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کر لو۔ ایسا زمانہ بہت کم آتا ہے۔ اور مبارک ہوتے ہیں وہ لوگ جو ایسے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہی لوگ نحوست سے دور اور خدا تعالیٰ کی جنت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ جو کہا ہے کہ اس دن جنت قریب کر دی جائے گی۔ اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ ایسی جماعت کھڑی کر دے گا۔ جو دین کی خدمت کرے گی۔ اور نہ صرف یہ کہ اسے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ اسے جھاڑیں پڑیں گی۔ اسے گالیاں دی جائیں گی۔ دنیا اسے دھتکارے گی۔ کہ وہ کیوں خدا تعالیٰ کی ہو گئی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے دین کی کیوں خدمت کر رہی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر خدا تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔ پس تم ان وقتوں کی قدر کرو۔ اور اپنے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر لو۔ تا خدا تعالیٰ کے سامنے بھی تم سرخرو ہو جاؤ۔ اور آئندہ نسلوں کے سامنے بھی تمہارا نام عزت سے لیا جائے۔"

اتحاد علماء کا افسانہ

معاصر روزنامہ "تسنیم" کئی بار اس بات پر ناز کر چکا ہے۔ کہ اسلامی ملاؤں نے تو بڑے آرام اور اتفاق سے ۹ دن بیٹھ کر اور غور و خوض کرکے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات میں ترامیم کر دیں۔ حالانکہ ان کے معترضین حضرات مغربی ملاؤں نے بھانت بھانت کی بولیاں بولی ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس اتحاد و اتفاق کا بھانڈا مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد القادری امام مسجد وزیر خاں لاہور نے چوراہے میں بری طرح پھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے گذشتہ اتوار کو جو موچی دروازہ میں تقریر فرمائی۔ اس میں کہا ہے۔

"کراچی میں علماء کی کنونشن منعقد ہوئی۔ اور اس میں شمولیت کرنے کے لئے مودودی صاحب بھی تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے اپنی تجویز میں صاف طور پر یہ کہہ دیا کہ ہم آئین کے فریم کو بگاڑنے کے حق میں نہیں مگر چند شقوں میں تبدیلی کر دینے کے حق میں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم نے ان آئینی سفارشات کو غیر اسلامی محسوس کیا۔ چونکہ ان میں رسول مقبول کی ختم المرسلینی کا تحفظ موجود نہیں تھا۔ ہم نے اپنی ترامیم پیش کیں۔ جنہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ آخر کار ہم مجبور ہو گئے۔ اور میں نے مجلس عمل کے صدر کی حیثیت سے اختلافی نوٹ لکھ کر ان سفارشات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔" (زمیندار ۳ فروری سنہ ۵۳ء)

جو ترامیم شائع کی گئی ہیں۔ ان میں آپ کا کوئی اختلافی نوٹ اس مطلب کا نہیں ہے۔ البتہ آپ کا ایک اختلافی نوٹ علماء کے بورڈوں کے متعلق ضرور موجود ہے۔ جس سے اول تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ علماء کا زیادہ تر جھگڑا بورڈوں کے متعلق ہی رہا ہے۔ ہر ایک فریق بورڈوں کو کچھ ایسی شکل دینے پر مصر تھا۔ کہ جس سے اس فریق کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

دوسری بات جو اس سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب اپنی خاص ذاتی اغراض کے پیش نظر ان بچارے علماء کو استعمال کر رہے ہیں۔ اور ان کو شرعی حکومت کے فریب میں لاکر خراب کر رہے ہیں۔ اور آپ حکومت یا بعض ارباب حکومت سے اندر ہی اندر اور ان علماء سے الگ ہی الگ کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ یا کر چکے ہیں۔

تیسری بات جو اس سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دراصل تمام علماء ہرگز ان ترامیم پر متحد نہیں۔ محض سودا بازی اور فریب سے کام لیکر دستخط کرائے گئے ہیں۔ اور یہ متحدہ آزاد رائے کا نتیجہ نہیں ہے۔ کسی کو دھمکی کسی کو لالچ اور کسی کو کسی اور طرح پر چالیا گیا ہے۔

پھر ان نام نہاد "اسلامی ملاؤں" کے اتحاد کی قلعی تو اسی روز کھل گئی تھی۔ جب سینکڑوں علماء کو جو مجلس میں بیٹھنا چاہتے تھے یہ کہہ کر دھتکار دیا گیا تھا۔ کہ صرف وہی علماء اب شامل ہو سکتے ہیں۔ جو پہلے شامل ہوئے تھے۔ خدا جانے ان ۳۱ یا ۳۳ خود ساختہ علماء کو کہاں سے یہ سند ملی ہے۔ کہ بس اب ان کے سوا اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں پر کوئی دوسرا عالم دین سوچ ہی نہیں سکتا۔ جو وہ فیصلہ کر دیں۔ وہی آیت و حدیث ہے۔ کیا اسی کا نام "اسلامی ملاؤں" کا اتحاد و اتفاق ہے؟ باقی جو ترامیم ان خود ساختہ ۳۳ علمائے اسلام نے فرمائی ہیں۔ اکثر نہایت طفلانہ اور دور از کار ہیں۔ ہم ان پر پھر کسی وقت تبصرہ کریں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

شذرات

معاندین نبوت کی گستاخی

آزاد کے "عتیق فکری" لکھتے ہیں:-

"مجھے خود اس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ذہن انسانی اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ ہر تخیل کو وجود عطا کرے اور اس پر اسے کہا جائے کہ اب الہام کی پیروی کرو۔ اور خوابوں کے آگے سر جھکاؤ۔ اب بنی نوع انسان کے لئے نبی کی تلاش مقام انسانی کی توہین ہے۔"

آخری الفاظ کی مزید تشریح یہ کرتے ہیں کہ

"نبوت کا سلسلہ اب اس کی راہنمائی کے لئے جاری رہنا مقام انسانیت کے منافی تھا۔ کیونکہ انسان کا خود اپنا مقام ۔۔۔۔ مقام نبوت سے افضل تھا۔۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ نبوت اشرف المخلوقات نہیں۔۔۔ نبوت میں انسان کو وحی کا محتاج و منتظر رہنا پڑتا ہے۔ اور یہ چیز تکمیل انسانیت کی عین زد (ضد) ہے۔" (آزاد ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

یعنی فرماتے ہیں کہ گزشتہ تمام انبیاء اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ وحی کے محتاج تھے اس لئے مکمل انسان کہلانے کے مستحق نہ تھے لیکن اب چونکہ ذہن انسانی ترقی کر چکا ہے۔ اور اسے الہام و وحی کی پیروی کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے وہ مقام نبوت سے بلند ہو کر مقام انسانیت پر فائز ہو گئے۔ اس جہت سے گزشتہ تمام انبیاء اور سید المرسلین کا مقام ادنےٰ ہے۔ اور اس زمانہ کے ہٹلر۔ مسولینی۔ چرچل۔ ریڈ کلف۔ نہرو گاندھی اور عطاء اللہ شاہ بخاری اور سب سے زیادہ عتیق فکری افضل مرتبہ رکھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

معاندین نبوت کی یہ گستاخی ایسی نہیں کہ کوئی غیور مسلمان اسے سنے اور خاموش رہے۔ اور قریب ہے کہ ارض و سما پھٹ جائیں۔ اور پوری کائنات ریزہ ریزہ ہو جائے۔ ہم مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اب تو غور کریں۔ کہ "ختم نبوت" کے علمبردار آپ کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔ کیا آپ اس وقت بیدار ہوں گے۔ جب محمد مصطفےٰ کی ساری امت الحاد اور زندقہ کی آغوش میں چلی جائے گی؟

مشہور فلسفی نطشہ کا مقولہ ہے کہ:-

"دعا کرنا باعث شرم ہے۔ تیرے لئے اور ہر انسان کے لئے جس کے دماغ میں خمیر ہے۔ تجھے خوب معلوم ہے کہ اندر کا بزدلی کا بھوت چاہتا ہے کہ تو ہاتھ جوڑے۔ اور تیرے لئے کام آسان کر دیئے جائیں۔ یہی بھوت تجھے ترغیب دیتا ہے کہ خدا ہے۔"

Thus Shake Zarathustra P. 247

احراری جواب دیں کہ اگر وحی والہام کا محتاج ہونا مقام انسانیت کے لئے باعث توہین ہے۔ تو کیا خدا کے وجود کا تسلیم کرنا۔ اور اس کے سامنے دعائیں کرنا موجب شرم نہیں؟

مظلوم اسلام

بنگال کے سول سپلائز کے وزیر سید محمد افضل نے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے کہا:-

"ہم رشوت ستانی۔ چور بازاری ناجائز ذخیرہ اندوزی کی شدید سے شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور اس کی مخالفت میں زمین و آسمان ایک کرتے ہیں۔ لیکن ہماری آواز صدا بصحرا ہوتی ہے۔"

صوبائی وزیر نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا

"ہمیں یہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ بددیانتی اور رشوت ستانی صرف ان مذکورہ عناصر تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ قومی زندگی کے تمام شعبوں میں سرایت کئے ہوئے ہیں ایک طالب علم امتحان کے ہال میں بڑے فخر سے نقل اتارتا ہے۔ والدین اپنی اولاد کے منہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔"

سرزمین پاکستان میں رشوت ستانی۔ چور بازاری اور بددیانتی کے بیج بو کر اسلامی حکومت کے خوشنما گلشن کا تصور باندھنا دیوانگی کی علامت تو ضرور ہوگی۔ مگر اسے سنجیدہ فہمی اور ہوشمندی سے تعبیر کرنا ممکن نہیں۔ ہم علمائے کرام اور باشندگان پاکستان سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے معاشرہ کو بدلنے کی بجائے اس کی تقلید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تو "اسلامی حکومت" کا نام لینا چھوڑ دیں۔ آخر آپ مظلوم اور زخم خوردہ اسلام کو کب تک اپنے ظلم و ستم کا تختہ مشق بناتے رہیں گے؟

محمد عربی کا خواب

اطالوی حکومت نے ایک عظیم الشان عمارت کو بروئے کار لانے کا فیصلہ کیا ہے جس کا خواب کبھی مسولینی نے دیکھا تھا۔

مسولینی نے ۳۲ء میں اس عمارت کا پلان بنوایا تھا۔ اور اس کی تعمیر کا منصوبہ بنانے کے بعد اس پر ۴ کروڑ روپے بھی خرچ کئے گئے تھے۔ مگر جنگ چھڑ جانے کے باعث کام ادھورا رہ گیا۔ اب اطالوی حکومت کا ارادہ ہے کہ مزید دو کروڑ پونڈ خرچ کر کے اس کو پایہ تکمیل تک پہونچا دے۔

یاد رہے کہ ان عمارات میں فاشزم کی شان و شوکت بڑھانے والی اشیاء رکھی جائیں گی۔

یہ تو مسولینی کا خواب تھا! اب ذرا محبوب دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک خواب سنئے۔ حضور نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں اسلام غالب آ جائے گا۔ کفر کے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے زمین سے ظلم و ستم کا نام و نشان مٹ جائے گا اور رشد و ہدایت کے نور سے ضلالت و گمراہی کی ظلمتیں پاش پاش ہو جائیں گی۔ (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۷)

فاشزم۔ نازی ازم یا کمیونزم کے عقیدت مندوں پر تنقیدی نشتر چلانے والے مسلمانوں نے کیا خواب میں بھی کبھی یہ سوچا ہے کہ ہمارے آقا کا یہ خواب کیسے پورا کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اس غرض کے لئے انہوں نے ایک پونڈ تو الگ رہا۔ ایک پائی بھی خرچ کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔ بس

کب پیٹ کے دھندوں سے مسلم کو بھلا فرصت ہے
دین کی کیا حالت یہ اس کی بلا جانے
ہستی سے غافل ہے دل عشق سے عاری ہے
بیکار گئے ان کے رب ساغر و پیمانے

(المصلح الموعود)

اسلامی تاریخ کا شاہکار

"آزاد" میں مکتبہ احرار کی قابل فروخت کتابوں کی ایک فہرست "اسلامی تاریخ کے شاہکار" کے عنوان سے کئی ہفتوں سے شائع ہو رہی ہے۔ (مثلاً دیکھئے آزاد ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء) احباب حیران ہونگے کہ اس فہرست میں گیارہ نمبر پر مشہور معاند اسلام دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا نام درج ہے۔

ستیارتھ پرکاش وہ رسوائے عالم کتاب ہے جن میں سردار کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم پر شرمناک حملے کئے گئے ہیں کہ کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔ مثلاً آیت خاتم النبیین پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے (خاکم بدہن) اگر نہ ہوتے تو لے پالک بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بناتے۔ اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے کا خدا بھی طرفدار بن گیا۔ اور بے انصافی کو بھی انصاف قرار دے دیا۔ اگر نبی کسی کا باپ نہیں تھا۔ تو زید لے پالک بیٹا کس کا تھا۔ بھلا کون وہ عقل کا اندھا ہے۔ کہ جو اس قرآن کا خدا بنایا ہوا۔ اور محمد صاحب کو پیغمبر اور خدا کے بتلائے ہوئے خدا کو سچا مان سکے۔" (مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش آریہ پستکالیہ لاہور صفحہ ۶۱۲)

آہ! کتنا بڑا اندھیر ہے کہ وہ ملعون اور شر انگیز کتاب جس کا نام سنتے ہی خود آریہ سماجی بھی مارے ندامت کے اپنا منہ چھپا لیتے ہیں۔ اس کو آریہ سماج کے "ایجنٹ" "اسلامی تاریخ کا شاہکار" قرار دینے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔

کیا یہاں کوئی ایسی حکومت موجود نہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش کو "اسلامی تاریخ کا شاہکار" سمجھنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچا سکے۔

محمدیہ پاکٹ بک

مکتبہ احرار کی متذکرہ بالا فہرست میں اکیسویں نمبر پر محمدیہ پاکٹ بک کا نام بھی لکھا ہے۔ اس کتاب میں نبوت جیسی مقدس و مطہر نعمت کے خلاف کس قدر دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ اس کا تصور کرنے کے لئے اس کے صرف ایک صفحہ کی چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیے لکھا ہے۔

"سارے قرآن میں ایک بھی آیت نہیں جس میں حضور کے بعد جریان نبوت کا ذکر ہو۔"

"ایک بھی صحابی ایسا نہیں جو حضور کے بعد جریان نبوت کا قائل ہو۔"

"سوال جریان نبوت مسئلہ اجتہادی ہے یا فروعی یا اصولی۔"

"جریان نبوت سے کیا مراد ہے۔"

(صفحہ ۳۶۵ ایڈیشن اول)

اجرائے نبوت کی سیدھی سادھی اور عام فہم ترکیب کو عمداً ترک کر کے "جریان" جیسے مکروہ اور ذو معنے لفظ کا استعمال کرنا مصنف کتاب کی بدباطنی کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

دستوری سفارشات کے متعلق علماء کی ترمیمات پر تبصرہ

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے جو سفارشات پیش کی ہیں ان پر علماء نے غور و خوض کرنے کے بعد جو ترمیمات پیش کی ہیں انہیں ایک تفصیلی بیان میں کوثر ۲۵ر جنوری ۵۳ء میں شائع کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ذیل میں ان ترامیم پر تبصرہ کریں۔ اصولاً تو یہ ترمیمات علماء کے شایان شان نہیں۔ ان میں سے بیشتر ترمیمیں نصوص قرآنی کے خلاف ہیں۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ علماء کرام نے اسلامی مملکت کے دستور کے لئے آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ کو مدنظر رکھنا سراسر غیر ضروری سمجھا ہے۔ بہرحال ان ترمیمات کے متعلق چند ضروری امور پیش ہیں۔

علماء اکتیس ۳۱ تھے یا تینتیس ۳۳؟

بیان کے شروع میں لکھا ہے کہ:-

"جنوری ۵۱ء میں تمام اسلامی فرقوں اور گروہوں کے علماء کا جو اجتماع دستور اسلامی کے مسائل پر غور کرنے کے لئے کراچی میں منعقد ہوا تھا اس کے مرتب کردہ ۲۲ اصول" اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں"۔

پھر موجودہ آخری اجتماع ۱۱ تا ۱۸ر جنوری ۵۳ء کے ذکر پر لکھا ہے کہ:-

"اس میں شرکت کے لئے انہی اصحاب کو دعوت دی گئی جو جنوری ۱۹۵۱ء کے اجتماع میں مدعو تھے"۔

لیکن ۱۹۵۱ء میں ۲۲ اصول موضوعہ کو "پاکستان کے ۳۱ علماء کا متفقہ فیصلہ" کے زیر عنوان شائع کیا گیا تھا اور دیباچہ میں ان اصول کے واضعین کے متعلق "مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے فرقوں کے اکابر علماء" کے الفاظ استعمال ہوئے تھے۔ مگر ترمیمات والے تازہ اجتماع کو "تینتیس ۳۳ علماء" کا اجتماع قرار دیا گیا ہے (کوثر ۲۵ر جنوری)

اب سوال یہ ہے کہ جب ۵۱ء والے علماء کو ہی ۵۳ء والے اجتماع کے لئے مدعو کیا گیا تھا تو وہ ۳۱ کی بجائے ۳۳ کس طرح ہو گئے؟ یا تو یہ غلط ہے کہ جنوری ۵۳ء والے اجتماع میں صرف ان کو ہی بلایا گیا تھا جو جنوری ۵۱ء والے اجتماع میں شامل تھے اور یا پھر ۳۳ کی تعداد غلط ہے ہاں ایک صورت ممکن ہے کہ ترمیمی اجتماع میں "دو اکابر علماء" بن بلائے زبردستی شامل ہو گئے ہوں۔ بہرحال اس ۳۱ اور ۳۳ کے معمے کو کوئی عالم صاحب ہی حل فرمائیں گے۔ ہمارے نزدیک علماء کے ۳۳ یا ۳۳ ہزار ہونے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سوال صرف اس غلط بیانی کا ہے جو علماء نے کی ہے۔ در اصل بیان میں یہ فقرہ ان بے شمار علماء کے منہ بند کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہے جو کراچی کے اجتماع میں شمولیت کے لئے مقام اجتماع کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے۔ لیکن بیان لکھتے وقت مشہور مثل کے مطابق علماء بھول گئے کہ ۵۱ء میں تو ہم نے "اکتیس ۳۱ علماء کا متفقہ فیصلہ" شائع کیا تھا۔

فرقہ بندی خلاف اسلام ہے اور اس کے ذمہ وار علماء ہیں

"مسلمانوں کے بڑے بڑے فرقوں کے اکابر علماء" اسلامی سلطنت کا دستور وضع کرنے لگے ہیں۔ نیز وہ بڑے کر و فر سے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی دستوری سفارشات پر ترمیمیں کرنے کیلئے جمع ہو رہے ہیں مگر ان اکابر میں سے کوئی بھی غور نہیں کرتا کہ ان کی یہ فرقہ بندی کہاں تک قرآن مجید کے مطابق ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینٰت واولٰئک لھم عذاب عظیم (آل عمران) کہ اے مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جو فرقوں میں بٹ گئے تھے اور کھلی بینات کے باوجود اختلاف کرتے تھے۔ ایسوں کیلئے بڑا عذاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام کا نام لے کر وصیت فرمائی ہے ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ (الشوریٰ) کہ دین کو قائم کرو اور اس بارے میں کوئی فرقہ بندی اختیار نہ کرو۔ ایک تیسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء انما امرھم الی اللہ ثم ینبئھم بما کانوا یفعلون (الانعام) کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے اے پیغمبر تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہے وہ ان کو ان کی کرتوتوں سے خود آگاہ کرے گا۔"

ان تین آیات قرآنیہ میں فرقہ بندی کی شدید مذمت کی گئی ہے بلکہ فرقہ بندی کو غیر اسلامی قرار دیا گیا ہے۔ فرقے بنانے والوں سے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بیزاری کا اعلان کیا گیا ہے وہ "اکابر علماء" جنہوں نے قرآن مجید کی صریح نصوص کے خلاف محض اپنے آپکو اکابر ثابت کرنے کے لئے امت میں فرقے قائم کر رکھے ہیں اور مسلمانوں کو تقسیم کر رکھا ہے وہ اس بات کا کیا حق رکھتے ہیں کہ اسلام کے نام پر دستور بنائیں؟ ان کی اس شدید فرقہ بندی سے دو باتوں میں سے ایک بات ضرور واضح ہے۔

(۱) یا تو یہ "علماء" اپنی ناسمجھی اور کتاب الٰہی کی نافہمی کے باعث اختلاف کر رہے ہیں۔ اس صورت میں انہیں مجرم تو نہیں سمجھا جائے گا۔ مگر ایسے نااہلوں کو قرآن مجید کے نام پر دستور بنانے کا حق نہیں ہو سکتا۔ (۲) یہ علماء فہم رکھنے کے باوجود اپنی ضد اور ہٹ کی وجہ سے مسلمانوں میں فرقے بنا رہے ہیں۔ اس صورت میں بھی یہ اسلام کے نام پر دستور بنانے کے اہل نہیں بلکہ مجرم اور کتاب اللہ کے باغی قرار پاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ علماء خدا ترسی سے کام لیتے تو امت کی یہ زبوں حالت نہ ہوتی اور مسلمانوں کے یہ فرقے نہ ہوتے۔ لیکن اس صورت میں ان "اکابر علماء" کو بڑے بڑے فرقوں کے مستند اور چیدہ عالم ہونے کا شرف کیونکر حاصل ہوتا؟ بہرحال مسلمانوں کی فرقہ بندی کی ساری ذمہ داری ان اکابر علماء کے سر ہے۔ اور اس غیر اسلامی اور خلاف قرآن جرم کے ارتکاب کا بوجھ ان مولویوں کی گردن پر ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے سیاہ دھبے کو دھوئیں اور فرقوں کو ختم کر کے اپنا علاج کریں۔ دیس میں ان بیمار معالجوں سے کہتا ہوں کہ پہلے اپنا علاج کرو اور پھر کسی اور کے علاج کا دعویٰ کرو۔

مسلمان کی دستوری تعریف اور علماء

میں نے علماء کے بائیس اصول موضوعہ بھی پڑھے۔ ان کی تازہ ترمیمیں بھی پڑھیں ان میں اور بہت سی رطب و یابس باتیں موجود ہیں مگر ایک بنیادی چیز ہر جگہ عمداً نظر انداز کی گئی ہے اور وہ ہے مسلمانوں کی دستوری تعریف۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ "اکابر علماء" قرآن و سنت کے نام پر اسلامی حکومت کا دستور بنائیں مگر اس میں مسلمان کی تعریف ہی بیان نہ کریں؟ آخر بات کیا ہے کہ علماء نے اپنے دستور میں "قادیانیوں" کی تعریف بیان کرنے کا تکلف فرمایا ہے مگر اسلامی دستور میں مسلمان کی تعریف ندارد ہے؟ کیا یہ سہواً رہ گئی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ان اکابر علماء کے کرتا دھرتا آجکل مودودی صاحب ہیں۔ ان سے دستور کے ضمن میں جولائی ۵۲ء میں جو سرسری سی ملاقات اور گفتگو ہم نے کی تھی اس میں انہیں اچھی طرح سے اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ جب تک دستور میں مسلمان کی تعریف نہ کر دی جائے کسی پاکستانی کو غیر مسلم قرار نہیں دیا جا سکتا اور مسلمان کی دستوری تعریف کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ بھی ان کے سامنے پیش کر دی گئی تھی اور عقلاً بھی یہ معقول نہیں کہ مسلمان کی دستوری تعریف کا سوال اکابر علماء کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ہو اس لئے اس پردہ داری کا کوئی اور ہی سبب ہے۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اصل بات یہ ہے کہ علماء کے سامنے دو گونہ مشکل تھی۔ اگر وہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تعریف مسلمان کو قبول کر کے اسے دستور میں شامل کر دیتے تو اس کے رو سے "قادیانی" مسلمان قرار پاتے تھے اور یہ امر حضرات علماء کے لئے اس دور میں ناقابل قبول تھا۔ اور اگر علماء اپنی خود ساختہ تعریف کو دستور کا جزو بناتے تو ان میں سے اکثر کو بلکہ سب کو غیر مسلم قرار دینا پڑتا تھا۔ جیسا کہ وہ پہلے سب ایک دوسرے پر فتویٰ دے چکے ہیں۔ اس دو دھاری تلوار سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ان مولوی صاحبان کے پاس تھا اور وہ یہ کہ دستور میں مسلمان کی تعریف ہی درج نہ کریں حالانکہ دستور میں مسلمان کی تعریف ایک بنیادی چیز ہے۔ علماء نے اپنے اصول موضوعہ میں پاکستان کے مسلم اور غیر مسلم باشندوں کے حقوق متعین کئے ہیں۔ ان حقوق سے استفادہ کے لئے بنیادی بات یہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف جزو دستور ہوتی۔

ہم نے اوپر علماء کی جس مشکل کی طرف اشارہ کیا ہے وہ ایک حقیقی اور اصلی مشکل ہے۔ اگر کسی کا خیال ہو کہ ہم اپنے بیان میں علماء کی طرف ناواجب بات منسوب کر رہے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ وہ علماء سے دستوری زبان میں مسلمان کی ایسی تعریف شائع کروا دے جس تعریف کے لئے قرآن مجید یا سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں سند موجود ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ علماء اس مرحلہ پر کبھی بھی مسلمان کی دستوری تعریف شائع نہیں کریں گے۔ کیونکہ ایسا کرنے کے ساتھ ہی ان کا وہ طلسم باطل ہو جائے گا۔ جو آجکل وہ حکومت کو کھوکھلا کرنے کے لئے عوام پر چلا رہے ہیں۔ (باقی)

درخواستہائے دعاء

مکرم منشی محمد عبداللہ صاحب (سابق کوٹلہ صوبہ سنگھ) پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ کوٹ عبداللہ (ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ) عرصہ سے سخت بیمار ہیں اور ان کا ہاتھ بھی لاری کے حادثہ کی وجہ سے ناکارہ ہو گیا ہے۔ اور ان کے داماد چوہدری خیر الدین صاحب بھی سخت بیمار ہیں۔ نیز میری لڑکی رضیہ سلطانہ چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (محمد یعقوب ننگلی از رتن باغ لاہور)

ایک غیر احمدی دوست کی خواب

ایک غیر احمدی دوست تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے ۱۴ و ۱۵ جنوری کی درمیانی رات خواب میں دیکھا۔ کہ میں ربوہ کے محلہ "ب" کے کسی مکان میں مقیم ہوں۔ دفعتہً باہر سے آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ کرکے ٹھنڈی سڑک میں سے سالانہ جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ میرے شوقِ دید نے مجبور کیا۔ اور میں گھر والوں کی نظر بچا کر ہجوم میں گھس گیا ہوں۔ رستہ دار (؟) جو مجھے ربوہ سے واپس لے جانے آئے ہوئے تھے حیران رہ گئے۔ کہ رات بھر ہم اسے احمدیت کی برائیاں اور مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہونا بیان کرتے رہے ہیں۔ اور یہ پھر اُسی کے پیچھے بھاگ گیا ہے وہ مجھے پکڑنے کے لئے ہجوم میں آ گئے ہیں۔ میں کشاں کشاں ہجوم کے اگلے سرے پر پہنچ گیا ہوں۔ اور اضطرابی حالت میں ساتھ چلنے والے مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ حضرت جنہوں نے بڑی سی پگڑی۔ لمبا کوٹ اور جوتا پہن رکھا ہے۔ اور ہجوم سے آگے جا رہے ہیں کون ہیں۔ اور وہ مولوی صاحب جو حضرت صاحب کے ساتھ مگر ذرا پیچھے ہیں (جنہوں نے واسکٹ کے اوپر گرم چادر لے رکھی ہے) کون ہیں۔ اسی طرح میں نے یہ بھی کہا۔ کہ بائیں طرف والے بڑے صاحبزادہ میاں صاحب کو تو میں جانتا ہی ہوں میرے ان سوالات پر وہ مولوی صاحب خاموش چلتے رہے۔ مگر جب دوسرے شخص کو انہوں نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء کی تاریخ بتائی۔ تو میں نے دوبارہ عرض کی۔ کہ حضرت صاحب میرے سوالات کا جواب بھی عنایت کیجئے۔ فرمانے لگے ارے بھئی یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ سب سے آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دائیں طرف مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ بائیں طرف والے محمود صاحب کو تو تم جانتے ہی ہو

جب یہ مختصر سا ہجوم سڑک کے درمیان جہاں دائیں اور بائیں دو پہاڑیاں ہیں پہنچا۔ تو اُن پہاڑیوں کے اوپر سے چند غنڈے نظر پڑے۔ جنہوں نے ہاتھ میں پتھر پکڑے ہوئے تھے۔ اور حضرت صاحب پر برسانا چاہتے تھے۔ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ اُن کی رہبری بھی ایک مولوی صاحب کر رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر ہجوم میں سے چند بزدل کھسکنے شروع ہوئے مگر جب حضرت صاحب نے ذرا پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو وہ دوبارہ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں کسی سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ جب حضرت مسیح موعود نے اُن پتھر والے اشخاص کی طرف دیکھا۔ تو وہ سکتے میں آ گئے۔ اور اُن میں کچھ آدمی ہجوم میں شامل ہو گئے اور باقی پتھر بھی نہ چلا سکے۔ ایک مولوی صاحب نے اُن صاحب سے جن سے میں نے سوالات پوچھے تھے کہا .... مولوی عبد الکریم صاحب! دیکھئے ثناء اللہ امرتسری اب دلائل سے تنگ آکر ہاتھا پائی پر اُتر آیا ہے۔ مگر یاد رہے ثناء اللہ (؟) امرتسری کے چلانے کے وہ شخص پتھر چلانے سے معذور رہے سڑک کو پار کرکے یہ ہجوم مسجد مبارک میں داخل ہوا۔ میں نے دیکھا۔ کہ مسجد مبارک میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ علاوہ ازیں یورپ۔ امریکہ کے سفید اور افریقہ کے حبشی لوگ حضرت صاحب کی تقریر سننے کے اشتیاق میں تھے۔ سب سے پہلے اکمل نامی ایک شخص نے نظمیں پڑھیں۔ جن کے چند اشعار یہ ہیں:۔

(۱) اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں جیسے کہ گویا زیرِ غار

(۲) زار روس کی پیشگوئی والے اشعار

(۳) اے قدیر و قادر و ارض و سماء

(۴) ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں

اس کے بعد حضرت صاحب وقار سے اُٹھے۔ مجمع میں جو لوگ شور و شر کے لئے داخل ہوئے تھے۔ وہ اب محویت سے سننے لگے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جس کی شاخیں دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں گی۔ احمدیت کو مٹانے والا خود مٹ جائے گا۔ نزدِ قیامت یہی ایک جماعت رہ جائے گی جس میں روحانیت کا مادہ ہوگا۔

درخواست ہائے دعا

میری بچی عزیزہ شوکت جہاں بیگم کو خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کرام اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (عبد الحق ناصر منٹگمری)

(۲) میرا لڑکا حمید الحق تین ہفتہ سے بیمار ہے۔ اور نیز میری اہلیہ سانس کے رک جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

دعاجو محمد عبید الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

(۳) چودھری عنایت اللہ صاحب اور اُن کے بیٹے کو چوہدری فضل الٰہی صاحب ایڈیشنل سشن جج لائلپور نے $\frac{۱}{۵۳}$-۳ کو ۵-۵ سال قید کا حکم سنایا ہے حضرات دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپیل میں بریت عطا فرمائے (خاکسار ہدایت اللہ عفی عنہ (۴) خاکسار کے والد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ننگوی حال مقیم سرگودھا) بدستور بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے احباب دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد اختر بھاٹی گیٹ لاہور)

(۵) میں ایک محکمانہ پریشانی میں مبتلا ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات بخشے آمین (خاکسار غلام مصطفیٰ ٹیکس آفیسر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور)

وصایا: ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۴۰۶۔ منکہ عبد المنان ولد سید محمد علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۵}{۵۲}$-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد قادیان میں محلہ دار البرکات ۴ مرلہ عمارت پختہ ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ ایک صد تیس روپیہ معہ الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نوٹ:۔ ایک سو روپیہ نقد جو کہ امانت فنڈ میں ربوہ میں جمع ہے۔ اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ فقط

العبد:۔ عبد المنان بقلم خود ٹرین ایگزیمینر ریلوے اسٹیشن لالہ موسیٰ۔ گواہ شد ملک محمد امین احمدی دوکاندار لالہ موسیٰ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۴۶۲۔ منکہ افتخار احمد ولد مختار احمد صاحب ایاز قوم جلیانہ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن ٹانگا ڈاکخانہ ٹانگہ ضلع ٹانگانیکا۔ ملک مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۷}{۵۲}$-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں اس وقت مجھے والد صاحب کی طرف سے ایک پونڈ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی اس آمد کے $\frac{۱}{۱۰}$ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا نیز میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ افتخار احمد ایاز واقف زندگی معرفت احمدیہ ایسوسی ایشن پوسٹ بکس ۲۶۰ ٹانگا ٹانگانیکا مشرقی افریقہ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی افریقہ۔ گواہ شد:۔ مختار احمد ایاز والد موصی: گواہ شد: محمد منور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت ۱۳۵۱۷۔ منکہ ثریا شاہدہ زوجہ سید سلطان محمود شاہد صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱}{۵۲}$-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر -/۵۰۰ روپیہ زیور طلائی ۱۰ تولے قیمتی -/۸۰۰ روپے اس جائداد کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ:۔ ثریا شاہدہ موصیہ:۔ گواہ شد سلطان محمود شاہد پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور ہوسٹل کوٹھی ۵ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۵۲۲۔ منکہ چراغ بی بی زوجہ ہاشم الدین صاحب قوم لوہار عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن مہدی پور ڈاکخانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۵۲}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر دو صد روپیہ زیور کوئی نہیں۔ مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوئی ہوں۔ میں مہر کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ:۔ چراغ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ ہاشم الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا موصی صحابی۔

وصیت ۱۳۵۲۳۔ منکہ شمشیر خان ولد خان محمد صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱}{۵۳}$-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں حضور کا ملازم ہوں۔ -/۳۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد، شمشیر خان بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ نور الحق کارکن دفتر ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ $\frac{۱}{۵۳}$-۱۱

وصیت ۱۳۵۲۴۔ منکہ عبد الغفور ولد قادر بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی چک ۹۹ ج ب ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱}{۵۲}$-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں انہیں مشرقی پنجاب کی زمین کے عوض پاکستان میں معمولی سی زمین ملی ہے میں دوسروں کی زمین بطور مزارع کاشت کرتا ہوں۔ لہٰذا جو آمد مجھے سالانہ ہوتی رہے گی۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں $\frac{۱}{۱۰}$ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عبد الغفور بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ نعمت اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۸۹ ج ب لائلپور

وصیت ۱۳۵۲۵۔ منکہ دلاور خان ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال چک ۸۸ جیانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۱}{۵۲}$-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بیعت ۱۹۲۷ء ہے۔ مجھے سردست ۲ ایکڑ زرعی زمین ملی ہے مستقل الاٹمنٹ ہنوز جاری ہے۔ بہرحال مجھے اپنی جائداد کے عوض جو کچھ ملے گا۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ دلاور خان موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد برکت علی صدر چک ۸۸ ج ب گواہ شد:۔ عبد الحی بقلم خود سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۸۸ ج ب لائلپور

تصحیح!

الفضل مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء کے صفحہ ۴ پر جو مضمون شائع ہوا ہے اس کے کالم ۲ میں غلطی سے "داؤد" کی بجائے "طالوت" کا لفظ شائع ہو گیا۔ اصلی شعر اس طرح ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

یہ موصی احباب کہاں ہیں!

مندرجہ ذیل موصی صاحبان جہاں کہیں بھی ہوں وہ اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں نیز اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی صاحب کا پتہ معلوم ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ

(۱) محمد عثمان علی صاحب ولد عباس علی صاحب مرحوم عالم پور ڈھاکہ بنگال وصیت نمبر ۱۰۹۳۴
(۲) نور الٰہی صاحب ولد امام بخش قوم ماشکی موضع چھینہ بھٹیاں حا بھی بانگر ضلع گورداسپور " نمبر ۸۲۵۷
(۳) شاہ محمد صاحب ولد نور محمد صاحب موضع دت لک ڈاکخانہ خاکی گھی ضلع جھنگ وصیت نمبر ۹۰۳۴
(۵) شیخ ذکاء اللہ صاحب ولد شیخ نور دین صاحب سکنہ دار الفتوح قادیان ضلع گورداسپور " نمبر ۷۰۴۲
(۶) حکیم محمد ذکریا خانصاحب ولد حکیم عبد الغنی صاحب مرحوم سکنہ دہلی " نمبر ۶۹۱۶
(۷) استانی عائشہ بیگم زوجہ چودھری عبد الرحمٰن خانصاحب موضع مرڑونہ ضلع ہوشیار پور " نمبر ۹۶۹۱
(۸) نعیم بیگم صاحبہ بنت مرزا اسلم بیگ صاحب مرحوم سکنہ قادیان دار الانوار ضلع گورداسپور " نمبر ۷۰۰۲
(۹) رضیہ بیگم صاحبہ " " " " نمبر ۷۰۰۷
(۱۰) سید مبارک احمد صاحب ولد سید سعید محمد صاحب موضع سرہالی خورد خال بریلی " نمبر ۶۹۹۶
(۱۱) عبد الرحیم صاحب ولد مولوی عبد الرحمٰن صاحب موضع قادیان دار الفضل ضلع گورداسپور " نمبر ۷۱۵۹
(۱۲) غلام احمد صاحب ولد امام الدین صاحب موضع چانگڑیاں ضلع سیالکوٹ " نمبر ۸۰۵۸
(۱۳) شیخ محمد اسلم صاحب ولد شیخ محمد ابراہیم صاحب سکنہ پسرور حال توپ خانہ بازار لاہور وصیت نمبر ۸۷۷۰
(۱۴) راجہ شیر خانصاحب ولد راجہ نادر خانصاحب موضع ملوٹھ ڈاکخانہ ڈوال ضلع جہلم " نمبر ۹۶۴۵

تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" اے پیارو! یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر نوح علیہ السلام کی قوم کو وہ معرفت تامہ حاصل ہوتی جو کامل خوف کو پیدا کرتی ہے تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی اور اگر لوط علیہ السلام کی قوم کو وہ پہچان بخشی جاتی تو ان پر پتھر نہ برستے۔ (لیکچر لاہور)

حضور فرماتے ہیں :۔ " اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے۔ نہ کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔" (لیکچر لاہور)

ناظر تعلیم و تربیت

ضروری اعلان

— احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو اطلاع یا خبر اشاعت کیلئے بھیجیں اس پر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کے تصدیقی دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔ ورنہ ادارہ اس کی اشاعت سے معذور ہوگا۔

— خط و کتابت کرتے وقت اچٹ نمبر ضرور لکھ دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہونے کی شکائت دور نہ ہو سکے گی۔

احمدی دوسرے مسلمانوں سے زیادہ قوت ایمانی رکھتے ہیں

اجرائے نبوت کی بنیاد احمدیوں نے نہیں بلکہ بانی مدرسہ دیوبند نے رکھی ہے

ایک غیر احمدی مولوی کی تقریر

مورخہ ۱۲ جمادی الاول کو کچہری بازار گورنمنٹ مارکیٹ اوکاڑہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد عمر صاحب اچھرہ والے اور حافظ محمد شیخ صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی محمد عمر صاحب اچھرے والے نے ایک مسئلہ بتاتے ہوئے وہابیوں کا ذکر کیا۔ اس پر ایک احراری نے اعتراض کیا کہ صرف مرزائیت کے متعلق تقریریں ہوں۔ اس پر آپ نے کہا۔ پہلے وہابی ہمارے خلاف تقریروں میں یہاں تک کہہ چکے ہیں۔ کہ حنفی مرزائیوں سے بھی برے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے گھر گھر خدا بنا رکھے ہیں۔

اور احراری معترض کو جواب دیتے ہوئے حافظ محمد شیخ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ مرزائیت کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں جب کہ آپ کی قوت ایمانی کمزور ہے۔ اگر ایک محلہ میں دو سو مسلمان ہوں تو مسجد میں صرف دس آدمی نماز پڑھنے آتے ہیں۔ برعکس اس کے اگر کسی محلہ میں چالیس مرزائی ہوں۔ تو وہ نہ صرف خود سارے کے سارے نماز کے لئے آتے ہیں۔ بلکہ اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لاتے ہیں۔

اس پر اس احراری نے مداخلت کرنا چاہی۔ مگر آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اگر آپ مرزائیوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ تو انہیں محبت اور پیار سے سمجھائیں بیر کرنے سے تو وہ آپ سے اور بھی دور ہو جائیں گے پس مرزائیت کو مٹانے کے لئے تمہیں چاہیئے۔ کہ تم خود دیندار بنو۔

وہابیوں سے اپنے اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ان کے ساتھ ہمارے اختلافات فروعی نہیں بلکہ بنیادی ہیں۔ مرزائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک نبی مانتے ہیں۔ مگر وہابیوں کے نزدیک تو ایک لاکھ نبی آ سکتے ہیں۔

اس سے پہلے ایک اور جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے حافظ صاحب موصوف نے فرمایا تھا۔ دیوبند کے بانی نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہے۔ کہ نبی آ سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ نبی کے آنے کی بنیاد مرزائیوں نے نہیں بلکہ مدرسہ دیوبند کے بانی نے رکھی ہے۔

(نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

میرے والد شیخ غلام محمد صاحب انبالوی کئی روز سے سخت بیمار ہیں۔ سخت کمزور ہو گئے ہیں احباب دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (شیخ محمد حنیف)

(۲) میرے والد محترم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۲ اور ۲۳-۲-۵۳ کی درمیانی شب کو دوسرا پوتا عطا فرمایا ہے احباب کرام عمر دراز اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار نعیم الرحمٰن کپورتھلوی)

(۲) بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب انچارج عباسیہ وامریکن سخت بیمار ہیں احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الغفور احمدی از رحیم یار خان)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲-۲-۵۲ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری عبد الوہاب خان اکاؤنٹنٹ کلرک دفتر C.M.A لاہور کینٹ کا نکاح خیر النساء بنت چوہدری عبد المومن صاحب اکاؤنٹنٹ کلرک ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔ احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

خاکسار غلام قادر خان (ریٹائرڈ سب انسپکٹر کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ) جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ راج گڑھ محلہ رام نگر چوہڑ جی گلی ۱۴ مکان ۲۱

ظفر اللہ خاں کی تقریر کتاب "آزادی" کا نہایت اہم باب شمار ہوگی

وزیر خارجہ پاکستان کو اقوام متحدہ کے اخبار نویسوں کا شاندار خراج تحسین

نیویارک ۲ر فروری۔ پچھلے دنوں وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اقوام متحدہ میں مسئلہ تیونس پر جو تقریر کی تھی۔ مختلف ممالک کے اخبار نویسوں نے اس پر وزیر خارجہ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنی خبروں اور مقالوں میں پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ کہ پاکستان ایشیائی افریقی گروپ کا ایک ممتاز لیڈر ہے۔

"کرسچین سائنس مانیٹر" کے ولیم فرائی نے ۱۸ر دسمبر کو رپورٹ ارسال کی۔ اس میں مسئلہ تونس پر روشنی ڈالتے ہوئے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا انہوں نے لکھا:۔

"پاکستان کے پُرجوش و جادو بیان وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں جن کے چہرے پر بھروال داڑھی ہے۔ اور جن کی زبان گورکھے کے خنجر کی طرح چلتی ہے۔ نوآبادیاتی پالیسی کے خلاف بھرپور حملہ کرنے والے ہیں۔ عرب ایشیائی گروپ نے پاکستان جس کا ایک سرگرم رکن ہے۔ اپنے مطالبہ کو کمیٹی کے غور و خوض کے لئے ایک قرارداد کی شکل میں پہلے ہی شائع کر دیا ہے"

اس کے بعد مسٹر فرائی نے تین کالم پر مشتمل ایک اور رپورٹ ارسال کی۔ اس کا عنوان تھا۔ "پاکستان اہل تونس کی حمایت میں" اس رپورٹ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"ظفر اللہ خاں نے تین گھنٹے کی تقریر کے ساتھ بحث کا آغاز کیا۔ جو لوگ نوآبادیاتی پالیسی کے خلاف ہیں۔ ان کی یہ متفقہ رائے ہے۔ کہ آزادی کی حمایت میں اب تک جو لٹریچر بھی شائع ہوا ہے۔ آئندہ یہ تقریر اس کا ایک انتہائی مستند باب شمار ہوگی حتیٰ کہ سر ظفر اللہ کے نکتہ چین بھی ان سے اختلاف ظاہر کرنے کے باوجود ان کی پرجوش خطابت اور جاندار دلائل کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے"۔

نیویارک "ہیرلڈ ٹربیون" نے لکھا:۔

"مسئلہ تونس پر سب سے پہلے چودھری محمد ظفر اللہ خاں بولے۔ ان کی حکومت قرارداد کے محرکوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے اس بات کے حق میں آواز اٹھائی کہ فرانس کو بحث میں حصہ لینا چاہیئے"۔

نیویارک ٹائمز نے ۵ر دسمبر کے پرچے میں تونس کی بحث کو صفحہ اول پر شائع کیا۔ اور حسب ذیل عنوان جمایا "پاکستانی ترجمان"

"نیویارک ٹائمز" نے ۱۸ر دسمبر کے پرچے میں ایک خبر شائع کی۔ اس کا عنوان تھا۔ "اقوام متحدہ نے فرانس اور تیونس کے مذاکرات کے حق میں ووٹ دے دیئے" اس میں لکھا تھا کہ قرارداد منظور ہونے کے بعد جس میں فرانس کو تیونس کے ساتھ بات چیت جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اس قرارداد میں سے مذاکرات کی شق حذف کر کے اسے کمیٹی کے سامنے ترمیمی قرارداد کے طور پیش کر دیا۔ اس میں اور اصل قرارداد میں محض برائے نام فرق تھا۔ کئی نمائندے اس فرق کو سمجھ ہی نہ سکے۔ اور ان کے لئے ترمیمی قرارداد کے خلاف آواز اٹھانا مشکل ہو گیا۔

(روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۳ر فروری ۱۹۵۳ء)

چودھری ظفر اللہ خاں اقوام متحدہ کی ممتاز شخصیتوں میں سے ایک ہیں

کراچی ۳ر فروری۔ اقوام متحدہ کے ٹرسٹی شپ ڈویژن کے صدر ڈاکٹر رالف بنچ نے کراچی میں پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی ممتاز شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ اور بلند پایہ سیاست دانی کی وجہ سے انہیں وہاں بڑی قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ (آفاق)

ماسکو سے لبنانی سفیر کا تبادلہ

بیروت ۳ر فروری۔ لبنان کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ ماسکو میں لبنانی سفیر سید تقی الدین خلیل کو میکسیکو میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آپ سٹاک ہالم میں بھی اپنے ملک کی نمائندگی کرتے تھے۔

بھارت میں اشتراکی کامیاب نہیں ہوسکتے

نئی دہلی ۳ر فروری۔ یوگوسلاویہ کے نائب صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بھارتی حالات کے مختصر سے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ بھارت میں نام نہاد بھارتی اشتراکیوں کے برسر اقتدار آنے کی کوئی توقع نہیں ہے۔ دو ارکان پر مشتمل خیر سگالی کا وفد دس دنوں کے لئے کلکتہ۔ بمبئی اور دہلی کا دورہ کر کے بلغراد واپس روانہ ہو گیا ہے۔ یہ وفد رنگون میں سوشلسٹ کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد یہاں آیا تھا۔ آپ نے کہا کہ وہ لوگ جو ماسکو کے احکام پر چلتے ہیں۔ انہیں اشتراکی نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ مارکس اور اینجلز کے حقیقی پیروکار اشتراکی صرف یوگوسلاویہ میں ہیں۔ اور روسی مارکہ "ایک نئی قسم کی سامراجیت اور ہوس ملک گیری" کے پیروکار ہیں۔

افریقہ میں اسلام بڑی سرعت کیساتھ پھیل رہا ہے

عیسائیت کی نسبت اسلام قبول کرنیوالوں کی تعداد دوگنی ہو چکی ہے

پوپ کے سرکاری جریدہ کا انکشاف

روم ۳ فروری۔ پوپ کے شہر ویٹی کن کے سرکاری جریدہ "فائیڈز" میں شائع شدہ اعداد و شمار مظہر ہیں کہ وسطی، مشرقی اور مغربی افریقہ میں حال ہی میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد عیسائیت میں شامل ہونیوالوں سے دوگنی ہو گئی ہے۔

برطانی مشرقی افریقہ کے بعض حصوں میں گاؤں کے گاؤں جو دس سال قبل خدا کے منکر تھے اب مسلمان ہو چکے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ سارے افریقہ کی ۰۰۰ ,۰۰۰ ,۱۷۰ نفوس کی آبادی میں سے ۰۰۰ ,۰۰۰ ,۰۰۰ مسلمان ہیں اور ۰۰۰ ,۰۰۰ ,۱۵ کیتھولک عیسائی ہیں۔

"فائیڈز" نے لکھا ہے کہ افریقہ میں آئندہ اسلام اور بھی زیادہ سرعت کے ساتھ ترقی کرے گا (اسٹار)

چودھری محمد ظفر اللہ خان نجیب سے ملاقات کرینگے

لندن ۳ فروری۔ مشرق وسطی کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں جنیوا میں اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر گراہم کی نگرانی میں بھارت کے ساتھ کشمیر کے متعلق بات چیت مکمل کرنے کے بعد پاکستان واپس جاتے ہوئے قاہرہ میں کچھ عرصہ قیام کریں گے کشمیر کی بات چیت کل شروع ہونے والی ہے

باور کیا جاتا ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے اور ان اندیشوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو غالباً ان اخباری اطلاعات کی بنا پر پیدا ہو گئے ہوں گے۔ کہ پاکستان مشرق وسطی کے مجوزہ دفاعی ادارے میں شرکت کرنا چاہتا ہے۔

غالباً چودھری ظفر اللہ خاں اس ابتدائی بیان کا اعادہ کریں گے کہ ابھی تک پاکستان کو مجوزہ "میڈو" میں شرکت کی کوئی دعوت موصول نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی پاکستان نے اس سلسلے میں کوئی سلسلہ جنبانی ہی کی ہے

باور کیا جاتا ہے کہ وزیر خارجہ پاکستان غالباً یہ رائے قائم کر چکے ہیں کہ نئی مصری حکومت کے ساتھ ان مختلف معاملات پر بات چیت کرنے کا وقت بھی آ گیا ہے۔ جو پاکستان کے سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہونے کی اور دولت مشترکہ کے رکن کی حیثیت سے مشرق وسطی کے ساتھ اسکے تعلقات سے پیدا ہوتے رہے ہیں آپ جنرل نجیب اور حکومت مصر سے مذاکرات کریں گے (اسٹار)

برازیل روئی کے مبادلہ میں ناکام ہو گیا

لندن ۳ر فروری۔ برازیل نے دیگر ملکوں کے ہاتھ تقریباً ایک لاکھ ٹن روئی فروخت کرنے کی پیشکش کی تھی۔ یہ اس مقدار کا نصف ہے جو زیادہ قیمتیں طلب کرنے کی وجہ سے برازیل کے سنٹرل بنک کے پاس پڑی ہی رہ گئی ہے۔ لیکن برازیل کہاں تک نرخوں کو کم کرنے پر آمادہ ہے۔ اس کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا۔ "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے کہ اس نئے اقدام سے معلوم ہوتا ہے کہ برازیل مال کے بدلے مال کے تحت روئی ٹھکانے لگانے کی کوششوں میں ناکام ہو چکا ہے (اسٹار)

عربوں کو مشرق وسطیٰ کی فوجی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے

دمشق ۳ فروری۔ دمشق کے اخبار "الیوم" نے "مشرق وسطی کے دفاع" پر ایک مقالہ میں لکھا ہے کہ ترکی اور یوگوسلاویہ کے درمیان بات چیت ... کے نتیجہ کے طور پر بلقان کے دفاع کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اس طرح بلقان کا اتحاد حقیقت بن گیا ہے اور شمالی اوقیانوس کے ادارے نے جو دفاعی زنجیر بنانی شروع کی ہے۔ اس کی دوسری کڑی بھی مل گئی ہے۔

اب اوقیانوس اور بحیرہ روم کی دفاعی زنجیر کی تیسری اور آخری کڑی یعنی مشرق وسطیٰ کو ملانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔

"الیوم" رقمطراز ہے کہ اگر مسٹر آئزن ہاور نے اپنے فوجی اور بحری مشیروں کے مشورہ پر عمل کیا تو بحیرہ روم کو اوقیانوس سے بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو جائے گی۔

آخر میں اخبار نے لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ اور بحیرہ روم کے اہم ترین علاقے مغربی لیڈروں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا رہے ہیں۔ اسلئے عربوں کو ان علاقوں کی فوجی اہمیت کو فراموش نہیں کرنا چاہتے۔ جن میں وہ آباد ہیں۔ (اسٹار)